إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم یک شنبہ

جلد ۲۸ | ۱۸ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۱۳ رجب ۱۳۵۹ھ | ۱۸ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۸۷

473

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ کے مصائب سے نجات پانے کے لئے سچّے اور کامل ایمان کی ضرورت

قادیان ۱۶ ماہ ظہور ۱۳۱۹ہش آج حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب ذیل خطبہ جمعہ پڑھا:-

گزشتہ جمعہ کو میں نے بیان کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی ایک بہت بڑی علامت پہلے صحیفوں میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس وقت دُنیا پر عالمگیر مصائب نازل ہوں گے۔ آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ان مصائب سے نجات پانے کا ذریعہ کیا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کے ماننے والوں کو طوفان سے بچانے کے لئے ایک کشتی بنائی گئی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طوفان مصائب سے نجات دلانے کے لئے ایک کشتی تیار فرمائی ہے۔ اور جو شخص چاہے اس پر سوار ہو سکتا ہے۔ مگر یہ کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح محدود نہیں بلکہ بہت وسیع ہے۔ اور اس کشتی کا نام "کشتی نوح" ہے۔ جو درحقیقت آپ کی تعلیم کا ہی دُوسرا نام ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص آپ کی تعلیم پر عمل کرے گا وُہ خدا تعالےٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر کامل طور پر عمل پیرا ہونا موجودہ زمانہ کے دردناک عذابوں سے انسان کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور علاج بھی اس طوفان سے نجات پانے کا قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ اور اسی کا میں اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

سورۃ الصف میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ۔ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ یعنی اے مومنو! میں تمہیں ایک سودا بتاتا ہُوں۔ اگر تم وُہ سودا کر لو۔ تو تم اس طوفان اور عذاب الیم سے بچ جاؤ گے۔ جو حضرت نوحؑ کے زمانہ کی طرح کسی خاص مقام تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ خشکی پر بھی ہوگا۔ اور تری پر بھی زمین پر بھی ہوگا۔ اور فضا میں بھی وُہ سودا یہ ہے کہ تؤمنون باللہ ورسولہ۔ تم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جب پہلے یا ایھا الذین آمنوا کہہ کر لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ تو پھر تؤمنون باللہ ورسولہ کا ان سے دوبارہ مطالبہ کرنا کیا تحصیل حاصل نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس جگہ اللہ تعالےٰ نے تؤمنون باللہ ورسولہ کے الفاظ میں مومنوں کو یہ بتایا ہے۔ کہ محض زبان سے ایمان کا دعوےٰ کرنا کافی نہیں۔ بلکہ عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے ایسا راسخ ایمان درکار ہے۔ جو دل کی گہرائیوں میں اترا ہوا ہو۔ پس تؤمنون باللہ ورسولہ میں ایک زائد بات کا ذکر کیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ تمہارا ایمان ایسا کامل ہونا چاہیئے۔ کہ اس میں ذرا بھی نفاق اور کمزوری نہ ہو۔ تا فرشتے بھی گواہی دیں۔ کہ تم سچے دل سے اللہ تعالےٰ کو مانتے۔ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہو جب سچے ایماندار کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل ہو جائے۔ تو خدا فرماتا ہے اس زمانہ میں تمہارا دوسرا کام یہ ہوگا۔ کہ تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم تم اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اسلام کی اشاعت میں منہمک ہو جاؤ۔ کیونکہ اس وقت خدا تعالےٰ اسلام کی اشاعت کے لئے تمام راستے کھول دے گا۔ اور دُنیا ایک شہر کی طرح ہو جائیگی۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہوگا۔ کہ ہر شخص تک اسلام کا نام پہنچائیں۔ اور اسکی تعلیم سے اسے آگاہ کریں۔ گویا وُہ ایک بہت بڑے جہاد کا زمانہ ہوگا۔ اور صرف مال خرچ کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرنا پڑے گا۔ بلکہ جانیں بھی قربان کرنی پڑیں گی۔ کیونکہ صرف مال کے جمع کرنے سے کیا فائدہ۔ جب تک کہ الٰہی پیغام کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچانے والے اشخاص موجود نہ ہوں:-

جو قوم قرآن کریم کے یہ بیان کردہ کام بجا لائے گی۔ وُہی اس عذاب الیم یعنی مصائب کے طوفان سے نجات پائے گی۔ کیونکہ وُہ اس کام کو کرنے والی ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد ہے:-

اس زمانہ کے غیر احمدی علماء اگرچہ یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی گدی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ مگر ان کو یہ توفیق نہیں ہے۔ کہ وُہ تبلیغ کے لئے اپنے آدمی باہر بھیجیں اور نہ انہیں اس بات کی توفیق ہے۔ کہ وُہ اپنے مصائب

لکھیں جو زندہ اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہوں۔ کیونکہ خود ان کے اپنے عقائد ہی لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنے والے ہیں۔ اور اگرچہ یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گدی پر بیٹھنے کے مدعی ہیں۔ مگر وہ خود ایک قدم بھی اسلام کی اشاعت کے لئے اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہی بات سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کہ قرآن کریم اور اسلام کے ہم ہی حامی اور ہم ہی محافظ ہیں۔ سو اس آخری زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے جہاں ہر جگہ اسلام کا نام پہونچانے کے راستے کھول دیئے۔ وہاں جب اللہ تعالےٰ نے دیکھا۔ کہ اس زمانہ میں ان نام کے مسلمانوں میں یہ قابلیت ہی نہیں رہی۔ کہ وہ باہر نکل کر تبلیغ اسلام کا کام کریں۔ نہ ان کے امیروں میں طاقت ہے نہ علماء کو ہمت۔ نہ چھوٹوں میں یہ جذبہ ہے نہ بڑوں میں یہ جذبہ ہے۔ تو اس خدا نے جو دین اسلام کا حامی و محافظ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔ اور آپ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت قائم کی جو خدا تعالےٰ کے عائد کردہ فریضہ یعنی تبلیغ اسلام کو سرانجام دیتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح اس جماعت کی حقانیت کو اس کے پھلوں سے پرکھا جاسکتا ہے۔ اور دیکھا جاسکتا ہے۔ کہ کیا کوئی اور ایسا درخت ہے۔ جو تبلیغ اسلام کے پھل پیدا کرتا ہو۔ اگر کوئی شخص اپنے دل کو ہر قسم کے تعصب اور عناد کے جذبات سے پاک کرکے غور کرے گا تو اسے اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ آج جماعت احمدیہ کے سوا اور کوئی جماعت یہ فرض ادا نہیں کر رہی۔ یہی وہ جماعت ہے جس کا ہر فرد اسی دھن میں لگا ہوا ہے۔ کہ وہ جہاد اسلام کرے۔ پس یہ ایک بہت بڑی علامت سلسلہ احمدیہ کی سچائی کی ہے۔ اگر یہ سلسلہ سچا نہیں۔ تو معاذ اللہ خدا تعالےٰ پر یہ الزام عائد ہوتا ہے۔ کہ اس نے باوجود اسلام پر ایسے بھاری مصائب اور مظالم وارد ہونے کے پھر بھی اس کی حمایت اور حفاظت کا کوئی سامان نہ کیا بلکہ ایسے مسلمانوں کے ہاتھوں میں اس کی باگ ڈور دے دی۔ جن کو اس کی اشاعت کی طرف نہ صرف کوئی توجہ نہیں بلکہ وہ خود اپنے عقائد اور اعمال سے اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنے کا موجب بنے ہوئے ہیں۔

غرض جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے۔ جسے تؤمنون باللہ ورسولہ کے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان لانے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ اور پھر تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم کے الفاظ میں اس کو جہاد اسلام کے لئے مخاطب کیا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہم کو یہ موقعہ دیا۔ کہ ہم اس کے مسیح کی جماعت میں شامل ہوئے۔ اور پھر اس آخری زمانہ کے مصائب اور عذاب الیم کے طوفان سے بچنے کے اس نے ہمیں طریق بتا دیئے پس جو شخص اس طوفان کے وقت آپ کی تعلیم کے مطابق اپنے اندر مخلصانہ ایمان پیدا کرتا۔ اور اپنے دل اور اپنی جان سے خدمت اسلام میں مشغول ہوجاتا ہے۔ خدا تعالےٰ خود اس کی حفاظت کریگا اور اسے اپنے عذابوں سے محفوظ رکھیگا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ اللھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدا یعنی اے خدا اگر آج مسلمانوں کی یہ قلیل سی جماعت بھی نابود ہوگئی۔ تو پھر اس دنیا کے پردہ پر کوئی ایک متنفس بھی تیری پرستش کے لئے نہیں رہے گا۔ اسی طرح اگر ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے اس حکم پر پوری طرح عمل پیرا ہوجائے۔ تو پھر خدا تعالےٰ خود اس کا حافظ وناصر ہوگا۔ اور کوئی دشمن اس کو تباہ و برباد نہیں کرسکے گا۔

اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جس طرح خدمت اسلام کے لئے باہر جانا جہاد ہے۔ اسی طرح جو لوگ اس جہاد کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ وہ بھی جہاد ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ جہاد کرنے والے یکدم پیدا نہیں ہوجاتے۔ بلکہ اس کے لئے کافی عرصہ پہلے تیاریاں کی جاتی ہیں۔ جیسے موجودہ جنگ میں جو لوگ لڑ رہے ہیں۔ ان کو پہلے سے اس کام کے لئے تیاری کرائی جارہی تھی۔ اور پہلے سے ان کو ان کاموں کی مشق کرائی جاتی تھی۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہ آج سے کئی سال پہلے بھی جنگ کے کام میں مصروف تھے۔ پس جہاد میں شامل ہونے کے لئے جو پہلے تیاری کی جاتی ہے۔ وہ بھی جہاد میں ہی شمار ہوتی ہے۔

اس لحاظ سے جو لوگ ایک نظام میں شامل ہوتے ہیں۔ اور وہ اسلام کے احکام پر عمل کرتے۔ اور اپنے آپ کو لوگوں کے لئے نمونہ بناتے ہیں۔ وہ بھی جہاد اسلام میں ہی شامل ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کا ہر فرد خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا۔ جوان ہو یا ادھیڑ عمر کا۔ عورت ہو یا مرد۔ اگر وہ اس جہاد کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ تو وہ بھی جہاد میں مصروف ہیں۔ کیونکہ جو شخص باہر تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ یا اپنے علاقہ میں اردگرد کے مقامات میں تبلیغ کرتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ وہ پہلے علم حاصل کرے۔ اور تبلیغ کرنے کے لئے اپنے اندر قابلیت پیدا کرے۔ نیکی کا اعلےٰ نمونہ بنے۔ اور نظام کی پابندی کرے۔ جو لوگ یہ سب کام کریں گے۔ وہ بھی جہاد کے ثواب میں شریک ہونگے اور ایسے سب لوگ چونکہ خدا کے ایک اہم حکم کو پورا کرنے والے ہونگے اس لئے اللہ تعالےٰ ان سب کو اس زمانہ کے مصائب اور عذاب الیم کے طوفان سے نجات دے گا۔ اور ان کی حفاظت فرمائے گا۔ خدا تعالےٰ ہمیں احکام اسلامی کو بجالانے اور اپنی حفاظت میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے آپ کو آج دن بھر بندش پیشاب کی شدید تکلیف رہی۔ جواب بھی ہے ساتھ ہی بخار اور کھانسی کی بھی شکائت ہے۔ احباب صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

مولوی عبد السلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی لڑکی صادقہ بیگم بعمر ایک سال بعارضہ نمونیہ حیدر آباد فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

عشاء کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کا تبلیغی جلسہ مسجد دارالرحمت میں زیر صدارت جناب چوہدری شیخ محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے اعتراضات کے جوابات پر تقریر کی۔ مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے احباب کو تبلیغ کے لئے اپنے اوقات وقف کرنے کی تحریک کی۔ آخر پر جناب چوہدری صاحب نے مقامی تبلیغ کے شاندار نتائج کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے احباب کو فریضہ تبلیغ اسلام کی ادائیگی کی پُر زور تلقین فرمائی۔ اور گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُورتی پُوجا اور رضائے الٰہی کا حصُول

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے مذہبی دُنیا میں جو انقلاب پیدا ہوا ہے۔ اس کی اہمیت کو بالعموم محسوس کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ سناتن دھرمی بھی اب اس خواہش سے مضطرب ہیں۔ کہ مورتی پوجا کو عالمگیر ثابت کریں۔ چنانچہ امرتسر کے اخبار "سناتن دھرم پرچارک" نے اس کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں مورتی پوجا کی عالمگیریت کے متعلق ایسی ایسی بے سروپا دلیلیں دی ہیں۔ کہ بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ اپنے مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرنا تو ان لوگوں نے سیکھ لیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مذہب کے عالمگیر ہونے کے جو دلائل دیئے ہیں وہ کہاں سے لائیں۔

معاصر "سناتن دھرم پرچارک" نے لکھا ہے۔ کہ:-

اگر کوئی سکول بنایا جائے۔ تا علم حاصل ہو سکے۔ اس سکول میں سب سامان جمع ہو۔ کتابیں بھی مہیا ہو جائیں۔ طلباء بھی داخل ہو جائیں۔ بورڈنگ ہاؤس بھی بن جائے۔ چپڑاسی بھی رکھ لئے جائیں لیکن "اگر سب کچھ ہوتے بھی سکول میں ماسٹر نہیں ہیں۔ تو سب کچھ ہونے پر بھی سکول صحیح معنوں میں سکول نہیں ہے سکول تب ہی ہے۔ کہ طلباء بھی ہوں۔ وقت کی پابندی بھی ہو۔ کتابیں بھی ہوں بورڈنگ ہاؤس بھی ہو۔ لیکن ماسٹر صاحب بھی تو ہوں" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو مسجد دھرم شالہ۔ کوتیں۔ قرآن شریف و دیگر الہامی کتب عبادت کرنے والے طلباء مجسم ہیں۔ ان تمام استھانوں میں ہے۔ لیکن سنسار کے ماسٹر یا مالک ان عبادت گاہوں میں نہیں ہیں۔ تب غور کریں۔ کہ پرماتما کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے۔ آہا۔ پیارا سناتن دھرم کتنا عالمگیر ہے۔ اور اس کی مورتی پُوجا کتنی قدرتی ہے۔ کہ جس میں مندر بھی ہے۔ پوجاری بھی ہے گنگا جل بھی ہے۔ تلسی دل بھی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اسی خدا کے گھر خدا بھی ہے۔

مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک سکول میں ماسٹر صاحب نہ ہوں۔ اس سکول کی غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب تک عبادت کے وقت عبادت گاہ میں بت نہ ہو۔ عبادت کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اور سناتن دھرم میں مورتی پوجا گویا ایسی ہی بات ہے۔ جیسے تعلیم دینے کے لئے سکول میں ماسٹر۔ یا "عدالت میں جج"

دراصل معاصر مذکور نے جو مثال دی ہے۔ وہ تو فطرت کی آواز ہے لیکن سناتن دھرم کی مورتی پوجا پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی معرفت کے حصول کے لئے جو کوششیں بھی کی جائیں۔ ان میں کسی نہ کسی اُستاد کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن یہ استاد وُہ بُت ہو سکتا ہے۔ جسے کوئی انسان اپنے ہاتھ سے تراشے۔ اور گھڑے۔ یہ فلسفہ انسانی عقل سے بعید ہے۔ بلکہ خود پتھر یا لکڑی کی ایک شکل بنا کر اسے خدا قرار دے لینا اور اس کے آگے سجدات بجا لانا اور سر نیاز خم کرنا انسانیت کی توہین ہے۔ استاد ہمیشہ ہی فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ جو شاگرد سے زیادہ عالم سمجھدار۔ اور دماغی قابلیت واہلیت کا مالک ہو۔ لیکن اگر پتھر یا لکڑی کی مورت بنا کر انسان اسے اُستاد تسلیم کرے۔ اور اس کے سامنے کتاب کھول کر تمام عمر بھی بیٹھا رہے۔ تو وہ ایک لفظ بھی نہیں سیکھ سکے گا۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ اسے معبُود سمجھ کر۔ اور خدا قرار دے کر انسان اس کے سامنے جھُکے۔ اس سے حاجات طلب کرے۔ اور اسے قرب الٰہی معرفتِ حقیقی۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کا گیان حاصل ہو جائے۔

پس گو یہ صحیح ہے۔ کہ تعلیم کے حصول کے لئے ماسٹر کا اور عدالت کے اغراض و مقاصد کے پُورا کرنے کے لئے کسی جج کا ہونا از حد ضروری ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ کہ کسی مندر میں پتھر کا بنا ہوُا بُت جسے انسانی ہاتھوں نے تراشا ہو۔ اسی طرح فرائض سرانجام دے سکتا ہے۔ جس طرح کسی سکول میں ماسٹر۔ یا عدالت میں جج دیتا ہے۔

بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا گیان حاصل کرنے کے لئے کسی اُستاد کا وجود لازمی اور لابدی ہے۔ لیکن وُہ اُستاد وُہی ہو سکتا ہے۔ جسے خدائے علیم وخبیر معبودِ حقیقی اور خالق و مالک نے اس غرض کے لئے استاد بنا کر بھیجا ہو۔ جس کے ساتھ وُہ براہ راست تعلق رکھتا ہو۔ اور اپنے ارشادات و ہدایات سے اسے سرفراز فرماتا۔ اور اس کی رہنمائی کرتا ہو۔ جس طرح شاگرد خود استاد تیار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح روحانیات اور عبادات کے متعلق بھی وُہ بُت اُستاد ہونے کا ہرگز اہل نہیں ہو سکتا۔ جسے انسانی ہاتھ خود تیار کرتے ہوں۔ بلکہ یہ منصب اسی کے لئے موزوں ہو سکتا ہے۔ جسے معبُود حقیقی اس مقصد کے لئے مبعوث کرے۔

صرف یہی دلیل اگر لے لی جائے تو صداقتِ اسلام ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ یہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وُہ اس میں وقتاً فوقتاً ایسے اُستاد بھیجتا رہے گا۔ جو اس سے حاصل کردہ علم۔ اور نور کی مدد سے حق کے متلاشی اور اپنے معبُود کو پانے کی حقیقی تڑپ اور آرزو اپنے سینوں میں رکھنے والوں کو صحیح رستہ بتائینگے۔ اور جس میں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو سناتن دھرمی بھی گو نہ معذور ہیں۔ کسی اُستاد کی ضرورت یا احتیاج ایک طبعی چیز ہے۔ لیکن جو مذہب یہ بتاتا ہو۔ کہ ایک سے زیادہ اُستاد ابتدائے آفرینش میں دُنیا میں بھیجے گئے تھے اور پھر یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اس کے پیرو اگر اپنے اس طبعی تقاضا اور فطری خواہش کی تکمیل کے لئے خود اُستاد بنا کر ان سے دل نہ بہلائیں۔ تو کیا کریں۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ ایشور کی طرف سے تو کوئی اُستاد اب ہمیں مل نہیں سکتا۔ اس لئے وُہ اس طبعی تقاضے کو پورا کرنے کے لئے ایسے ایسے بُت تراشتے۔ اور پھر ان کو اپنی تمام خواہشات کا مرکز اور تمام امیدوں کا مبداء قرار دے لیتے ہیں۔ حالانکہ اس سے بڑھ کر مضحکہ خیز بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

ولادت مسیح بن باپ

از حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"عیسائیوں سے بھی یہی سوال کیا ہے۔ کہ کنواری کا بیٹا جب دُنیا میں نہیں آیا تھا۔ تو کس کی پرستش لوگ کرتے تھے"

(نوٹ درس القرآن سُورۃ الصّٰفّٰت مندرجہ ضمیمہ اخبار بدر ۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ ولادت مسیح بلا باپ ثابت کرنے والے دیانتداری سے غور کریں۔ خاکسار عبد الکریم خان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ جنگ اور صداقت اسلام

اسلام کی صداقت اور اس کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ قرآن کریم میں ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جو ہر زمانہ میں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث سے ایسی بہت سی پیشگوئیاں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جو اس آخری زمانہ کے متعلق ہیں۔ اور اب روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں۔ مگر اس وقت صرف ایک پیشگوئی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ایسے زمانہ میں کی گئی۔ جبکہ موجودہ زمانہ کی ترقیات اور حالات کے پیدا ہونے کا خیال بھی کسی انسان کو نہ آ سکتا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے سب سامان پیدا کئے تا کہ اس کا دین اور اس کا رسول سچا ثابت ہو موجودہ زمانہ میں اقوام متحاربہ نے ایسی ایسی محیر العقول ایجادات و اختراعات کی ہیں۔ کہ آج سے چند سو سال پیشتر کوئی انسان اسکا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ان ایجادات میں سے ایک ہوائی جہاز بھی ہیں۔ جو نہائت بلندی پر پرواز کرکے اپنے دشمن پر بے پناہ حملے کرتے ہوئے تباہ کن اور آتشگیر بم پھینکتے ہیں۔ جن سے تیل اور پیٹرول وغیرہ کے ذخائر کو آگ لگ جاتی ہے۔ مکانات تباہ ہو جاتے ہیں۔ انسانی جانوں کو نقصان پہونچتا ہے۔ ذرائع رسل و رسائل منقطع ہو جاتے ہیں۔ ریلوے سٹیشن مسافر خانے اور گرجا گھر برباد ہو جاتے ہیں۔ لاکھوں روپے کے بحری جہازوں کو بے کار کر دیا جاتا ہے۔ اشیاء خوردنی اور معدنیات کے خزائن اور ذخائر کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ غرض ہوائی جہاز ایک بہت بڑا عذاب ہیں۔ جو دنیا کی ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اور جب طیارہ شکن توپوں سے ان پر حملہ کیا جاتا ہے۔ تو اپنے بچاؤ کے لئے آن کی آن میں اپنے ارد گرد کئی میلوں تک سخت سیاہ دھواں پھیلا دیتے ہیں۔ اور اس میں چھپ کر بھاگ جاتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جرمنی کے ہوائی جہازوں نے انگلستان پر حملہ کیا۔ اس کا ذکر اخبار "زمیندار" مجریہ ۱۴ اگست نے اس عنوان سے کیا ہے۔ کہ "انگلستان کے جنوب مشرقی ساحل پر ایک سو جرمن طیاروں کا حملہ" اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے پندرہ میل تک دھوئیں کے بادل پھیلا دیئے"۔ اور اس کی تفصیل میں لکھتا ہے۔

"لنڈن ۱۲ اگست برطانیہ کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ آج صبح سو جرمن طیاروں نے انگلستان کے جنوب مشرقی کنارے پر حملہ کیا۔ مگر بارہ جرمن جہازوں کو برباد کر دیا گیا۔ جرمن طیاروں کو دیکھتے ہی انگریزی جہاز فوراً مقابلہ کے لئے نکل آئے۔ ایک شہر پر جرمن جہاز بہت اونچے اڑتے دیکھے گئے۔ لڑائی سے تھوڑی دیر پہلے حملہ آور طیارے جنوب مشرقی علاقہ پر تیزی سے اڑے۔ انہوں نے طیارہ شکن توپوں سے بچنے کے لئے دھوئیں کے بادل پھیلا دیئے۔ جو چودہ پندرہ میل تک تمام آسمان پر چھا گئے۔ سورج بھی تیز چمک رہا تھا۔ مگر ان طیاروں کو دیکھنا مشکل تھا"۔

قرآن کریم کی سورۃ دخان میں ان واقعات کی صریح پیشگوئی موجود ہے۔ اس سورۃ کے ابتداء میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فارتقب یوم تاتی السماء بدخانٍ مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم۔ اے متلاشی حق تو اس دن کو سامنے رکھ جب کہ آسمان بہت سخت سیاہ دھواں لائے گا۔ اور لوگوں کو ڈھانپ لے گا (جس طرح دھواں طیارہ شکن توپیں چلانے والوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اور وہ دشمن کو نہیں دیکھ سکتے۔ کہ کہاں ہے۔) اور دنیا پکار اٹھے گی۔ ہائے یہ تو نہائت ہی دردناک عذاب ہے۔ آگے خدا تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ اس وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی۔ اور بتایا ہے۔ کہ یہ عذاب کیوں آیا۔ اور کس طرح رک سکتا ہے۔ فرماتا ہے۔ ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون۔ دنیا پکار اٹھے گی۔ اور دعاؤں میں لگ جائے گی۔ (جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے) کہ اے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو ہٹا دے۔ ہم معترف ہیں۔ کہ ہم نے دنیا کی عیش و عشرت میں پڑ کر تجھے بھلا دیا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ انی لھم الذکری وقد جاءھم رسولٌ مبین۔ ثم تولوا عنہ وقالوا معلمٌ مجنون۔ اب پشیمانی کس طرح فائدہ دے سکتی ہے۔ اور معترف ہونے کے کیا معنی؟ ان پیش آمدہ حادثات سے قبل ہم ایسا رسول بھیج چکے ہیں جس کی صداقت کے واضح دلائل موجود ہیں (اس رسول مبین سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دونوں ہو سکتے ہیں۔) مگر انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔ اور اس سے اعراض کیا۔ بلکہ اسے معلم اور مجنون کے خطابات دیئے۔ کہ اسے کوئی شخص اس قسم کی اٹکل پچو باتیں سکھاتا رہتا ہے اور یہ دیوانوں والی باتیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اگر مجھے نہ قبول کیا۔ تو تم پر عذاب آئے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون ہم اتمام حجت کے لئے ان کی چیخ و پکار سنکر تھوڑے عرصہ کے لئے اس عذاب کو ہٹا لیں گے۔ (جیسا کہ اب کچھ عرصہ سے فتح فرانس کے بعد عام جنگ قریباً بند ہے) مگر اے لوگو تم باز آنے کے نہیں انکم عائدون تم پھر اپنی حالت کیطرف لوٹ جاؤ گے۔ یعنی تم پھر اپنا شغل وہی بنا لو گے جو اس جنگ سے قبل تھا۔ عائدون کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ تم خود اس عذاب کو پھیر لو گے۔ چنانچہ اب دونوں طرف سے اپنے ساز و سامان کے بھروسہ پر کہا جا رہا ہے۔ کہ ہم دشمن کو یوں تباہ کر دیں گے۔ یوں خاتمہ کر دیں گے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون (سورہ دخان پ ۲۵) اگر یہی حالت رہی۔ اور تم باز نہ آئے۔ تو پھر ایک دن وہ آ جائے گا جبکہ دنیا کی تمام سلطنتیں اور ریاستیں میدان کارزار بن جائیں گی۔ اور دنیا پر وہ تباہی آئے گی۔ جس کی مثال پہلے نہیں مل سکے گی۔ بہرحال ہم مجرم لوگوں کو ان کے جرم کی سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

اب دیکھئے یہ کتنی واضح پیشگوئی ہے جبکی صداقت موجودہ جنگ میں اظہر من الشمس ہو رہی ہے۔ ادھر پیشگوئی میں یوم تاتی السماء بدخانٍ مبین کے الفاظ ہیں۔ اور ادھر واقعات کے پیش نظر یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ ہوائی جہازوں نے اپنے بچاؤ کے لئے دھوئیں کے بادل پھیلا دیئے جو ۱۴-۱۵ میل تک تمام آسمان پر چھا گئے۔ اور باوجود چمکتے ہوئے سورج کے ان طیاروں کو دیکھنا مشکل تھا۔ پھر اس دھوئیں کے علاوہ زہریلی گیس جو اس جنگ میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور اوپر سے گرنے والے بموں کا دھواں کیا یغشی الناس کا صحیح فوٹو نہیں۔ اسی طرح یورپین اور امریکن اقوام کا خدا کے سامنے گڑگڑانا اور آہ و فغاں کرنا۔ مال و جان کا بے انتہا نقصان ہونا کیا ھذا عذاب الیم کی صحیح تصویر نہیں۔ پھر اب جنگ کا کچھ دیر کے لئے قریباً رک جانا کیا حالات کے عین مطابق نہیں۔ کیا یہ باتیں کوئی انسان اپنے قیاس سے اتنا عرصہ قبل بیان کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔

اصل بات ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک حقیقی اور زندہ مذہب اسلام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آئے دن اسلام میں معجزات و نشانات دکھاتا رہتا ہے۔ جو مذہب کی جان ہیں۔ اور یہی وہ دین ہے جو انسان کو ہدائت پر قائم رکھ کر نجات دلا سکتا ہے۔ کیونکہ معجزات اور نشانات کا معاملہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی مسافر کو راستہ پر ڈال کر اس کی منزل مقصود سے پہلے راستہ پر آنے والے مقامات اور نشانات بتا دیئے جائیں۔ ایسا مسافر جوں جوں ان مقامات پر پہونچتا جائیگا اسے تسلی ہوتی جائے گی۔ کہ میں راہ راست پر جا رہا ہوں۔ دوم۔ اصل منزل تک پہونچنے سے قبل منزل کے قریب ہونے کے نشانات نہ پائے جانے کی وجہ سے وہ گھبرا کر ناامید نہیں ہو جائے گا۔ کہ منزل مقصود شائد نہ آئے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اسلام میں کشوف و الہامات اور معجزات و نشانات کا سلسلہ جاری فرما کر اسلام کو ہر لحاظ سے کامل و مکمل کر دیا:۔

خاکسار محمود احمد خلیل شاہ پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منکرین خلافت ــــ اور ــــ عبدالحکیم مرتد

میں

حیرت انگیز مشابہتیں

اللہ تعالیٰ جب کسی صداقت کو دنیا میں قائم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو ایسے اسباب بھی مہیا کر دیتا ہے۔ جو صداقت کو دنیا میں مہر تاباں کی طرح روشن کر دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت علاوہ اور کئی خصوصیات کی حامل ہونے کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے بھی خاص طور پر ممتاز رہے گی۔ کہ ابھی حضور مسند خلافت پر متمکن بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی خلافت کی تائید میں سینکڑوں غیبی اسباب پیدا کر دیئے چنانچہ ایک طرف سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی اور مبشر اولاد کی خبر دی۔ اور دوسری طرف خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑی کثرت اور تواتر سے اپنی اولاد اور بالخصوص ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بشارات دی گئیں۔

لیکن بعض لوگوں کے متعلق چونکہ ازل ہی سے مقدر ہو چکا تھا۔ کہ وہ حضور کی خلافت کا انکار کر کے اس کے متعلق طرح طرح کے وساوس اور شکوک پیدا کرنیکی کوشش کریں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بعض ایسے افراد کو ظاہر کر دیا۔ جو بعینہ اسی قسم کی ذہنیت کے مالک تھے۔ جس کا مظاہرہ آج عدوان حضرت محمود کی طرف سے ہو رہا ہے۔ یہ ایک عجیب قدرت خداوندی ہے کہ آجتک جتنے لوگوں نے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت حقہ سے سرکشی اختیار کی۔ سب کا طرز عمل اور شکوک وساوس پھیلانے کا طریق قریب قریب وہی نظر آتا ہے جو عبدالحکیم خاں مرتد پٹیالوی وغیرہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اختیار کیا تھا۔ گویا عبدالحکیم مرتد کا ارتداد اور اس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خط وکتابت خلافت ثانیہ کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیبی سامان تھا۔ جس نے آئندہ کے لئے مومن اور منافق کے امتیاز کے لئے ایک مستقل معیار قائم کر دیا۔

عبدالحکیم مرتد کے خطوط جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھے۔ اس کی گندی اور منافقانہ ذہنیت کے آئینہ دار ہیں۔ ان خطوط کا موازنہ اگر ان لوگوں کی تحریروں کے ساتھ کیا جائے۔ جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذات گرامی پر جا و بے جا اعتراض کرنا اپنی زندگی کا واحد مقصد بنا رکھا ہے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ قدم قدم پر یہ لوگ عبدالحکیم مرتد کے خیالات کی خوشہ چینی کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ اور اس کے محبوب آقا کا بفضلہ بالکل وہی مسلک نظر آتا ہے جو مرتد پٹیالوی کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خطوط میں اختیار فرمایا۔

ذیل میں ڈاکٹر عبدالحکیم کے خیالات اور منکرین خلافت کے معتقدات کو ایک مختصر موازنہ کی صورت میں پیش کرتا ہوں۔ اس امید پر کہ ہمارے وہ بچھڑے ہوئے دوست جن کے قلوب میں آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی چنگاری کم وبیش سلگ رہی ہے وہ غور فرمائیں۔ کہ آج وہ کس کے نقش قدم پر چل رہے ہیں

(۱) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔

”لاہور والے ہر ایک کلمہ گو اہل قبلہ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ قادیان والے ہر ایک کلمہ گو کو کافر۔ خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ سوائے ان کے جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں داخل ہوں“

(پیغام صلح ۲۴ مئی ۱۹۳۱ء)

(۱) ڈاکٹر عبدالحکیم کا خیال دربارۂ مسئلہ کفر و اسلام :۔ ”امت محمدیہ میں جو لوگ ہماری تکذیب کرتے اور ہمیں صریحاً کافر کہتے ہیں ان کے ساتھ تو بے شک نماز نہیں ہو سکتی۔ مگر جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے ان تمام کو کافر سمجھا جائے۔ بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جاتے“ (الذکر الحکیم نمبر ۴ ص۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھتا ہے۔ ”پھر اس پر طرفہ تو یہ ہے کہ تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال میں تیار ہوئے ہیں۔ بلا تبتع کامل خارج از اسلام سمجھنے لگ گئے ہیں“ (الذکر الحکیم نمبر ۴ ص۳)

(۲) جن دنوں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین ریویو کے ایڈیٹر تھے۔ آپ نے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم وغیرہ کے مشورہ سے یہ تجویز پاس کی اور شائع کی کہ ریویو میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بالکل ذکر نہ ہو۔ ہاں احمدیت سے متعلق مضامین علیحدہ ضمیمہ کے طور پر شائع کر دیئے جائیں۔ جو صرف احمدی احباب کو بھیج دیئے جایا کریں۔ اس تجویز کو ساری جماعت نے سخت ناپسند کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اظہار ناراضگی کرتے ہوئے اسے نامنظور فرما دیا۔

(۲) اس تجویز کے متعلق عبدالحکیم خاں کے خیالات ملاحظہ ہوں ”جو تجویز انشراح صدر اور عالی ظرفی سے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے شائع کی تھی۔ ریویو آف ریلیجنز میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں اور خاص مضامین جو آپ کی ذات سے متعلق ہوں وہ ایک علیحدہ ضمیمہ میں شائع ہو جایا کریں۔ اس سے ہمارے مشن کی تبلیغ بہت جلدی اور عمدگی سے پھیل سکتی ہے“ (۔۔ صفحہ ۴) جب ”اس تجویز کی اشاعت سے میرا دل قدرے ٹھنڈا ہوا۔ اور میں نے کہا کہ ہماری جماعت میں عالی خیال اور عالی ظرف لوگ بھی ہیں...... مگر وہ تمام خوشی خاک میں مل گئی جب پکے مرزائیوں یا مرزا کے رشتہ داروں نے اس تجویز کے خلاف شور مچانا شروع کیا“ (۔۔ ص۳)

(۳) جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ ”ان کے پاس سامان تھا۔ دفاتر تھے مبلغ تھے۔ خزانہ تھا۔ اور ادھر ہم خالی ہاتھ لاہور میں آ کر بیٹھے...... بے سروسامانی کے باوجود ہماری کوشش یہی تھی کہ جس طرح ہو انگریزی ترجمۃ القرآن کا کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے چنانچہ لاہور آنے کے چار سال بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترجمۃ القرآن شائع ہو گیا“ (خطبہ جمعہ ۲ مئی ۱۹۳۹ء) پھر فرماتے ہیں ”جماعت لاہور نے تین یورپین زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے کر دیئے ہیں“ ”تیس زبانوں پر تعلیمات اسلامی کا ترجمہ کر کے انہیں پھیلایا ہے“ (پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

(۳) ”میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی وہ یہ ہے کہ قریباً چھ ہزار روپیہ صرف کر کے قرآنی تفاسیر اردو و انگریزی میں شائع کی (۔۔ ص۱۲) ”پانسو کے قریب تفاسیر اردو و انگریزی غیر احمدی لوگوں میں شائع بھی ہو چکی ہے۔ اسقدر مصارف کثیر کے کام کے واسطے میں نے کوئی چندہ بھی طلب نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ذات اور اہل و عیال کے کھانے پینے میں ہر طرح سے حتی الامکان تنگی کر کے اپنی تنخواہ اور مفید عام کی آمد سے یہ کام کیا...... اگرچہ میں زیر بار بھی ہوا۔ مقروض بھی ہوا۔ میری بیوی بال اور بچے کھانے پینے میں بہت تنگ ہوئے مگر میں نے اسلامی خدمت کو ہی مقدم سمجھا“ (۔۔ ۲ صفحہ)

(۴) مولوی محمد علی صاحب جو جماعت احمدیہ پر الزام لگاتے ہیں کہ ”قادیان میں اسلام کو منسوخ قرار دیا جا رہا ہے“ اور اس کی وجہ یہ قرار دیتے ہیں :۔ ”قادیان والوں کا مذہب یہ ہے۔ کہ کلمہ کے اقرار کے باوجود۔ اور تمام ضروریات دینی کے اقرار کے باوجود آدمی کافر رہتا ہے جب تک کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان نہ لائے“ اسیطرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں ”آج قادیان میں اس کے برعکس کہا جا رہا ہے کہ صرف کلمہ سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ فرمائیے اسطرح کلمہ منسوخ ہوا یا نہ“ (حوالہ جات مندرجہ پیغام صلح ۲۶ مئی)

(۴) عبدالحکیم بھی بعینہٖ یہی الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان الفاظ میں لگاتا ہے۔

”عملی طور پر انکا کلمہ لا الٰہ الا مرزا ہو گیا“ (۔۔ صفحہ ۱)

اور اس کی وجہ یہ قرار دیتا ہے :۔

”پس آپ کا کلمہ لا الٰہ الا مرزا ہوا کیونکہ مدار نجات اللہ کے ماننے اور اعمال صالحہ پر نہیں بلکہ مرزا کے ماننے پر ہے۔ خدا کا ماننا اور اعمال صالحہ درجہ دوئم پر ہو گئے“ (۔۔ ۱۸ صفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) ہمارے متعلق مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:- "ایک انگریزی ترجمہ جس کو اس قدر زور و شور سے شروع کیا گیا تھا۔ وہ بھی پچیس سال میں پورا نہ ہو سکا" (ٹریکٹ احباب قادیان سے اپیل)

پھر لکھتے ہیں:- "قرآن کریم کو دوسروں تک پہنچانا وہ اس کو معمولی بلکہ بے فائدہ کام سمجھتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ از پیغام صلح ۷ ا جنوری ۱۹۴۰ء)

(۶) شروع شروع میں غیر مبائعین نے بڑے زور شور سے یہ دعویٰ کیا کہ جماعت کی اکثریت بلکہ ۹۹ فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے۔ اور بہت کم لوگوں نے حضرت امیر المومنین کی بیعت کی ہے۔ اسی طرح مستریوں اور مصری پارٹی نے بھی یہی پروپیگنڈا کیا تھا بلکہ آج بھی مولوی محمد علی صاحب اپنے سادہ لوح ساتھیوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں "بہت سے لوگ ہیں جو قادیانی عقائد سے مطمئن نہیں۔ لوگ خلیفہ صاحب کی ظاہری شان و شوکت۔ تعلقات اور حضرت صاحب کا بیٹا ہونے کی وجہ سے پڑے ہوئے ہیں ورنہ اندر سے وہ غیر مطمئن ہیں" (خطبہ جمعہ ۸ مارچ ۱۹۴۰ء)

(۷) مولوی محمد علی صاحب کو قادیان میں شرک ہی شرک نظر آتا ہے فرماتے ہیں:- "قادیان کے اندر ہاں اس قادیان کے اندر جس کا نام حضرت مسیح موعود کی وجہ سے دنیا میں روشن ہوا ان لوگوں نے دو نہایت خطرناک قلعے تعمیر کئے ہیں" وہ قلعے کونسے ہیں؟ فرماتے ہیں: "ان میں سے ایک قلعہ کفر کا ہے اور دوسرا شرک کا" پھر فرماتے ہیں "قادیان کی خلافت شرک کا ایک قلعہ ہے۔ اسلام اور احمدیت کے مفاد کا تقاضا ہے کہ اس قلعہ کو توڑ دیا جائے" (خطبہ جمعہ ۱۷ مئی ۱۹۴۰ء)

(۸) مولوی محمد علی صاحب ان کے

(۵) عبدالحکیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے "آپ ہی مفسر اور عالم قرآن ہونے کا دعویٰ بار بار شائع ہوا مگر کوئی تفسیر آج تک شائع نہ ہوئی۔ کیا تفسیر القرآن آپ کے نزدیک غیر ضروری بلکہ بے فائدہ شے تھی جس کی طرف آپ نے توجہ نہ کی"

(الہ کرالحکیم مؤلفہ عبدالحکیم مرتد صفحہ ۳)

(۶) عبدالحکیم بھی ابتدائی ایام میں یہی پروپیگنڈا کرتا ہوا نظر آتا ہے "میرے خیالات سے تو متفق کم از کم ۹۹ فی صدی ہیں کیونکہ جس قدر احمدیوں کو میں نے اپنے خطوط دکھائے ان سب نے ان کی تصدیق کی اور کہا کہ ہمارے اندر بھی یہی خیال جوش مار رہا کرتے تھے"

(صفحہ ۳۳)

(۷) عبدالحکیم بھی پورے طور پر ان کا ہمنوا ہے لکھتا ہے "میں ہرگز آپ نہ کرتا اگر میں آپ کی جماعت میں صریح مشرکانہ تحریکیں اور انبیاء و اولیاء کی توہین بذات خود نہ دیکھتا"

(" صفحہ ۳۰)

پھر لکھتا ہے "مرزا صاحب نے مجھے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ اچھا ہوا کہ اس مشرک گروہ سے میں محض توحید اور عظمت باری تعالیٰ کے بیان کرنے کے جرم میں علیحدہ کیا گیا ہوں۔"

(" صفحہ ۳۵)

(۸) ڈاکٹر عبدالحکیم بھی ایک طرف

رفقاء اسی طرح دیگر مخرجین کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اپنے مخصوص خیالات و معتقدات کو زیادہ سے زیادہ عرصہ مخفی رکھا جائے۔ چنانچہ بہائی۔ مستری اور مصری وغیرہ نے اپنے گندے خیالات کو اس وقت ظاہر کیا جب اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تھا۔ ورنہ آخری وقت تک وہ اپنے تئیں مخلص اور ہر رنگ میں جماعت کے عقائد کے ساتھ متفق ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے اسی طرح مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء ایک طرف تو اندر ہی اندر خلافت۔ نبوت حضرت مسیح موعود اور کفر و اسلام وغیرہ میں جماعت کے اندر اختلاف اور انشقاق کا بیج بوتے رہے اور دوسری طرف یہ اعلان کرتے رہے کہ "ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو . . . حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں . . . کہ ہم حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کو اس زمانہ کا **نبی رسول** اور **نجات دہندہ** مانتے ہیں"

(پیغام صلح مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

(۹) غیر مبائعین میں ہمیشہ "جمہوریت" "آزادی رائے" "آزادی ضمیر" کا چرچا رہتا ہے۔ اور ہمارے متعلق وہ یہ لکھتے کبھی نہیں تھکتے "انہوں نے محض تنظیم کی خاطر ایک مطلق العنان خلافت کا جوا اپنی گردن پر رکھا۔ اور آزادی رائے کی نعمت کو قربان کیا"

(پیغام صلح مسیح موعود نمبر ۱۹۴۰ء)

(۱۰) مولوی محمد علی صاحب بڑے فخر سے فرماتے ہیں۔ "میں نے ۱۹۱۴ء میں یہ الفاظ کہے تھے کہ قادیان میں پیر پرستی کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ آج وہ پیر پرستی لوگوں پر غالب آ چکی ہے"

(خطبہ جمعہ مورخہ ۵ جنوری)

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ "نفس پرست" "مغضوب الغضب" "ناشکر" "سنگدل" "متکبر" "آرام طلب" وغیرہ قرار دیتا تھا۔ اور دوسری طرف آخری وقت تک آپ کو "حضرت مسیح الزمان" کہہ کر مخاطب کرتا رہا۔ اور لکھتا رہا۔ "میں آپ کو مسیح مانتا ہوں" "میں آپ کا دشمن ہرگز نہیں بلکہ سچا خیر خواہ اور وفادار مرید ہوں"

(" صفحہ ۱۲، ۲۶)

حتیٰ کہ جب حضور نے اسے جماعت سے خارج بھی کر دیا اس وقت بھی لکھتا ہے:

"وہی ایمان کہ آپ مثیل مسیح ہیں۔ مسیح ہیں مثیل انبیاء ہیں میرے دل میں جب بھی تھا اور اب بھی ہے"

(" صفحہ ۴۲)

(۹) عبدالحکیم خان بھی ناصحانہ انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھتا ہے۔

"جو قوم باہمی مشورہ اور مباحثہ کی عادی نہیں وہ نہ کبھی اپنی اصلاح کر سکتی ہے۔ اور نہ دوسروں کی۔ نہ وہ مخلص ہے"

(" صفحہ ۳۰)

(۱۰) اس بارے میں عبدالحکیم کی نگاہ زیادہ دوربین واقع ہوئی تھی کیونکہ جو "پیر پرستی" مولوی صاحب کو ۱۹۱۴ء میں نظر آئی وہ اس کو ۱۹۰۶ء میں نظر آ گئی تھی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتا ہے۔ "پرستش باری تعالیٰ کی بجائے مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی اور

براعظم افریقہ سے ایک دوست کی شہادت

آپ کا ارسال کردہ کستوری اور زعفران اور ایک شیشی زد جام عشق مل گئی تھی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ یہ اشیا بہت اعلیٰ ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ میرے آپ بزرگ اور محسن استاد ہیں اس لئے مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کہ جو چیزیں آپ نے بھیجی ہیں اتنی اعلیٰ ہیں (ڈاکٹر فضل الدین احمد ایم بی بی ایس کمپالہ) پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی طور پر ان کا کلمہ "لا الہ الا المرزا" ہوگیا"۔ (صفحہ ا)
اسی طرح لکھتا ہے "میں آپکا سچا۔ خیرخواہ اور وفادار مرید ہوں۔ پیر پرست مشرک نہیں ہوں" (گویا باقی افراد جماعت پیر پرست مشرک)

(۱۱) جماعت کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اپنی گذشتہ خدمات اور حیثیت کو پیش کرنا بھی منکرین خلافت کا ایک خاص طریق ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قدیم خادم ہونا۔ سلسلے کی دیگر خدمات مثلاً ریویو کی ایڈیٹری اور ترجمۃ القرآن کو اکثر پیش کیا کرتے ہیں۔ مصری اور ملتانی وغیرہ بھی اپنے ٹریکٹوں میں اپنی گذشتہ خدمات کو پیش کرتے رہے۔	(۱۱) عبدالحکیم بھی اس بات میں پیش پیش نظر آتا ہے۔ لکھتا ہے "وہ کیا الفاظ ہیں۔ جن پر آپ کو اس قدر غصہ ہوا کہ میری مدت العمر کی بے ریا اور مخلصانہ اور صادقانہ خدمات کو خاک میں ملا دیا"۔ " صفحہ ۱۴ "جو شخص پندرہ بیس ہزار روپیہ اور تمام زندگی و آسائش آپکی امداد میں صرف کرچکا ہو اس کو محض چند تجاویز اصلاحی مشورتاً پیش کرنے پر خارج از جماعت کیا جاتا ہے"۔ (" صفحہ ۲۸)
(۱۲) غیر مبایعین کی طرف سے قادیان چھوڑنے اور جماعت احمدیہ کے سواد اعظم سے علیحدہ ہوکر ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے کے جواز میں ہمیشہ دو باتوں پر زور دیا جاتا ہے (۱) "جب وہاں کلمہ گوؤں کی تکفیر اور اجرائے نبوت جیسے مسائل شروع ہوئے جو صریح طور پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو گھٹانے والے ہیں۔ تو ہم نے ان سے اختلاف اور اظہار بیزاری کرتے ہوئے قادیان کو چھوڑ دیا"۔ (خطبہ جمعہ ۸ مارچ)	(۱۲) غیر مبایعین کے استاد ڈاکٹر عبدالحکیم کو بھی یہی دو نقائص قادیان میں نمایاں نظر آتے تھے۔ (۱) ایسا ہی تیرہ کروڑ امت محمدیہ کو یک قلم خارج از اسلام قرار دے دیا"۔ (" صفحہ ۳۱)
(۲) یہ کہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجے کے متعلق بے جا غلو سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ نبوت حضرت مسیح موعود کے عقیدے کے متعلق مولوی محمد علی صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ "یہ نہایت خطرناک غلو اور دین کے اندر ایک فتنہ ہے"۔ (خطبہ جمعہ از پیغام صلح ۷ مارچ)	(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور گستاخانہ خطوط لکھنے کی وجہ بیان کرتا ہے۔ "تاکہ اہل دانش لوگ آپ کی نسبت بے جا غلو سے بچ سکیں۔ آپ کی توجہ اپنی اور اپنی جماعت کی اصلاح کی طرف پھر سکے اور مشرک لوگ جمال و جلال باری تعالیٰ میں آپ کو شریک نہ ٹھہرا سکیں" (" صفحہ ۳۱)

ناظرین: آپ نے دیکھ لیا کہ کس طرح قدم قدم پر اور بات بات میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء ڈاکٹر عبدالحکیم کی ذہنیت اور اس کے خیالات کی ترجمانی کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ دراصل عبدالحکیم کا ارتداد آنے والے دور کے ایک خطرناک فتنے کی تمہید تھا۔ جو خلافت اولیٰ کے زمانہ میں دبا رہا۔ اور آخر کار حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال کے معاً بعد مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقائے کار کی مدد سے ایک سوچے سمجھے ہوئے اور مکمل فتنے کی صورت میں نمودار ہوا۔ کیا اب بھی ہمارے بچھڑے ہوئے دوستوں کو اس خوش اعتقادی کے لئے کوئی وجہ جواز مل سکتی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ان کے رفقاء اور دیگر محبین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چل رہے ہیں؟ یقین جانیئے کہ اگر آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں تشریف فرما ہوتے تو یقیناً اکابر منکرین خلافت کے متعلق وہی فیصلہ صادر فرماتے جو حضور نے ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے متعلق فرمایا۔ وہ فیصلہ کیا ہے۔ اسکے متعلق میں حضور کے خطوط میں سے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

(۱) "آپ کا خط میں نے بہت افسوس سے پڑھا۔ اس خط کے پڑھنے سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آپ ہمارے سلسلے سے خارج ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ دین اسلام سے بھی منہ پھیر رہے ہیں"۔ (الذکر الحکیم صفحہ ۸) م

م (۲) "آپ کا خط اخبار میں شائع کرنے کے لائق نہیں بلکہ ایک ایک حرف اس کا رد کرنے کے لائق ہے" (" صفحہ ا)

(۳) "اگر آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راستبازوں سے خالی ہیں تو ایسا ہی آپکو یہ خیال بھی کرلینا چاہیئے کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔ بہرحال جبکہ خدا تعالے نے میرے پر ظاہر کردیا ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ اب میں ایک ایسے شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دوں! اس سے سہل تر یہ بات ہے۔ کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت سے خارج کردیا جائے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں"۔ (" صفحہ ۲)

(۴) "اب چونکہ یہ شخص اس درجہ میرا دشمن معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ عمر بن ہشام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کرلیں اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں۔ ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا"۔ (" صفحہ ۹)

غیر مبایعین بھائیو! خدارا غور کرو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان خیالات و معتقدات کے متعلق کیا فیصلہ فرمارہے ہیں۔ جن کو آج تم غلطی سے حضرت اقدس کا صحیح مسلک سمجھے بیٹھے ہو۔ لیکن ..

تحریک جدید سال ششم کا وعدہ ۱۷ اگست تک پورا نہ کرسکنے والے

۳۱ اگست تک پورا کرنے کی جدوجہد کریں

تحریک جدید سال ششم کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے وہ مجاہدین جنہوں نے اپنے وعدے ۱۶ اگست تک سو فیصدی مرکز میں داخل کردیئے ہیں۔ ان کی فہرست تیار ہوچکی ہے۔ اور جو احباب ۱۷ اگست کی شام تک داخل کردیں گے ان کے نام بھی شامل کرکے ۱۷ اگست کو فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور ارسال کردی جائے گی انشاء اللہ اور پھر اسے شائع کردیا جائے گا۔ لیکن ابھی بہت سے اصحاب ہیں جنہوں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ مگر کامیاب نہیں ہوسکے۔ اور انہوں نے چاہا ہے کہ ۱۵ اگست کی میعاد میں کچھ توسیع کردی جائے۔ ایسے احباب کی خواہش پر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب تحریک جدید سال ششم کے وعدے کی رقم ۳۱ اگست تک مرکز میں سو فیصدی داخل کردیں گے ان کے نام دوسری فہرست میں شامل کرکے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر وہ شخص جس نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ یا ایک آدھ قسط باقی رہتی ہے۔ اسے چاہئے کہ کوشش کرکے ۳۱ اگست تک رقم داخل کردیں۔ تاکہ دوسری فہرست میں ان کا نام آجائے

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی مزدوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل گندن کے درخشاں بنادیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھیئے اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے دعا) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثناءت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ٹوکیو ۵ اگست آج فرانس کی سب بڑی اپوزیشن پارٹی توڑ دی گئی ہے۔ کیونکہ اسے حکومت کے پروگرام سے کامل اتفاق ہے۔ گویا وہاں بھی ڈکٹیٹر شپ قائم ہو گئی ہے۔ فیسی ازم اور نازی ازم کا بنیادی اصول یہی ہے کہ حکومت کی کوئی مخالف پارٹی ملک میں نہ ہو۔

لنڈن ۵ اگست اطالوی طیاروں نے شمالی لینڈ کی برطانوی فوجوں کے ذرائع رسل و رسائل پر شدید بمباری کی۔ اور سخت نقصان پہنچایا۔ اٹلی کی ایک ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کی ناکہ بندی کا اٹلی اور جرمنی میں خوراک کی آمد پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

ٹوکیو ۵ اگست جاپانی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوبی چین کے اکثر جزائر پر جاپانی فوجیں اتار دی گئی ہیں ان رستوں سے چین کو سامان جا رہا تھا

پشاور ۵ اگست سرخپوش بھی ممانعت پریڈ کے احکام کی خلاف ورزی جا بجا کر رہے ہیں۔

لنڈن ۵ اگست اطالوی افواج سمالی لینڈ میں برطانوی مورچوں کو توڑ کر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور اب بربرہ سے صرف ۵ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ میں تیل کی وہ کمپنیاں جن پر برطانیہ کا کنٹرول تھا ضبط کر لی گئی ہیں۔ اور اس وقت جرمنی کو رومانیہ سے بھاری مقدار میں پٹرول مل رہا ہے۔

روم ۵ اگست البانیا میں اطالوی گورنمنٹ نے مارشل لاء جاری کر دیا ہے اور کئی سرکردہ اشخاص پکڑ لئے گئے ہیں

لنڈن ۵ اگست نازی حکومت نے جرمنی میں رقص کی ممانعت کر دی ہے فرانس میں پیٹان گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ لاکھوں فرانسیسی ہیں جو سڑکوں اور کھلے میدانوں میں گذر اوقات کر رہے ہیں۔ اور جن کے خورد و نوش کا کوئی انتظام نہیں۔ جرمنوں نے اپنے فرانسیسی علاقہ سے سامان خوراک بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔

انقرہ ۵ اگست فرانسیسی گورنمنٹ نے شام میں برطانوی رعایا کے داخلہ پر جو پابندیاں عائد کی تھیں وہ اب اٹھا دی ہیں۔ اور داخلہ کی کھلی اجازت دیدی ہے۔

لنڈن ۵ اگست برطانوی پریس لکھ رہا ہے۔ کہ جرمن پراپیگنڈا بازوں کی یہ بات جھوٹی ثابت ہو چکی ہے کہ ہٹلر ۵ اگست کو برطانیہ میں فاتحانہ انداز سے داخل ہو گا۔

ٹوکیو ۵ اگست جاپان کی وزارت انصاف نے اعلان کیا ہے کہ رائٹر کے نمائندہ مسٹر کاکس نے جاپان کے بعض سیاسی اور فوجی راز ہمارے دشمنوں کے مفاد کے لئے جمع کئے تھے۔ اور چونکہ اسے یقین تھا۔ کہ اب سزا سے نہیں بچ سکیگا۔ اس لئے خودکشی کر لی۔

نیویارک ۵ اگست جزائر غرب الہند کے فرانسیسی بیڑے کے متعلق برطانیہ سے سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور یہ جہاز خود بخود غیر مسلح ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۵ اگست مولانا آزاد نے اعلان کیا ہے کہ میں نے وائسرائے سے ملاقات سے انکار ہرگز نہیں کیا۔ جب کبھی موقعہ ہو۔ میں ان سے بخوشی ملوں گا۔

لاہور ۵ اگست پنجاب اسمبلی سے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کے استعفیٰ سے جو جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس کے لئے کانگرس کے نمائندہ لالہ دنی چند واحد امیدوار ہیں۔

لنڈن ۵ اگست دودھ کی بچت کے پیش نظر وزارت خوراک نے بالائی کا استعمال ممنوع قرار دیدیا ہے تا دودھ کی سپلائی کو محفوظ کیا جا سکے اس طرح سات لاکھ ٹن دودھ دیگر ضروریات کے لئے بچ سکے گا۔

قاہرہ ۶ اگست انگریزی ہوائی جہازوں نے لیبیا میں اٹلی کی ہوائی کشتیوں کے اڈوں پر بمباری کی کئی جگہ آگ لگ گئی۔ دو ہوائی کشتیاں برباد ہوئیں۔ اور دو کو سخت نقصان پہنچا۔ مبکا اور جبگا جبگا پر بھی حملے کئے گئے جبگا جبگا میں کئی عمارتیں تباہ ہوئیں میکالی میں ہوائی اڈے کو سخت نقصان پہنچی فرانسیسی ہواباز بھی اپنے انگریز ساتھیوں کے ساتھ دیکھے گئے یہاں کے نئے اڈے از بہت سی کام کی باتیں معلوم کیں۔ انہوں نے دشمن کی سامان لے جانے والی لاریوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے مالٹا پر پھر حملہ کیا۔ بہت سے بم گرائے۔ مگر صرف ایک شہری زخمی ہوا۔ اور ایک برطانوی طیارہ سمندر میں گر پڑا۔ سکندریہ میں بھی دو گھنٹہ تک حملہ کے خطرہ کا الارم رہا۔ اور بموں کے پھٹنے نیز توپوں کے دھماکوں کی آوازیں آتی رہیں مگر نقصان بہت کم ہوا

قاہرہ ۶ اگست سمالی لینڈ میں برطانوی دستہ کو دشمن کی بہت بڑی فوج سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اس لئے وہ مجبوراً پیچھے ہٹ رہی ہے۔

لنڈن ۶ اگست کل آدھی رات تک دشمن کے ۴۴ ہوائی جہاز گرائے گئے۔ سرکاری طور پر اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

شملہ ۶ اگست آج ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کے رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور پولیس کمشنروں کو شہری پہرہ دار بھرتی کرنے کے اختیارات دئے گئے ہیں جن کا کام لوگوں کی جان و مال کی حفاظت ہوگا ان کے وہی اختیارات ہونگے جو پولیس افسروں کے ہوتے ہیں۔

لکھنؤ ۶ اگست نواب چھتاری انڈین بواے سکاوٹس کے چیف کمشنر ہیں۔ اس عہدہ کی میعاد ختم ہو رہی تھی مگر اختتام جنگ تک اس میں توسیع کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۶ اگست وائسرائے ہند نے گورنر بمبئی کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں ہوائی حملوں کے خاطر خواہ انتظامات پر پولیس میونسپلٹی اور پرائیویٹ فرموں کو مبارکباد دی گئی ہے۔ جنہوں نے اسکی کامیابی میں حصہ لیا۔ نیز شہری پہرے داروں اور نرسیں بننا قبول کیا۔

لنڈن ۶ اگست برطانیہ کی ہوائی وزارت نے کل بتایا تھا کہ ۱۴۴ جرمن جہاز گرائے گئے ہیں مگر آج تیسرے پہر کو لنڈن سے اعلان کیا گیا کہ جرمنوں کو ۱۶۹ جہازوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ برطانیہ کے کل ۳۴ ہوائی جہاز کام آئے جن میں سے ۱۷ کے ہواباز بچ نکلے۔

ایک مشین کی تلاش

میں نے ۲۵ جولائی کو صبح کی گاڑی سے ایک بوجھ اٹھانے کی مشین جس کا نام پلی بلاک ہے اور جسے اردو میں گھرنی کہتے ہیں۔ گھر بھیجی تھی۔ لیکن جس کے حوالہ کی۔ وہ غلطی سے بٹالہ سٹیشن پر صبح کی گاڑی ۳۳ ڈاؤن میں چھوڑ کر امرتسر جانے والی گاڑی پر بیٹھ گیا۔ مشین کھلی سیمنٹ کی بوری میں تھی۔ وزن اس کا قریباً ایک من یا کچھ زیادہ ہوگا۔ اس کے ساتھ بوجھ اٹھانے کے لئے پچاس یا ساٹھ فٹ آہنی زنجیر بھی ہے۔ اگر کسی احمدی دوست نے کسی کو کسی سٹیشن پر اتارتے دیکھا ہو تو بندہ کو اطلاع دے کر ممنون کریں۔

خاکسار: نصر اللہ پنشنر دار الفضل قادیان

دہلی ۶ اگست ہندوستان کی نیشنل لبرل فیڈریشن کا اگلے اتوار کو الہ آباد میں ایک جلسہ ہونے والا ہے جس میں وائسرائے کے تازہ اعلان پر غور و خوض کیا جائیگا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah